REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ ۸ ؍امان ھش ۱۳۴۰ ۸ ؍مارچ سنہ ۱۹۶۱ء نمبر ۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۷ ؍مارچ بوقت ۱۰ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے رمضان کے ان آخری ایام میں خصوصیت اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان دو۲ سال کے اندر اپنی تمام ضروریات میں خود کفیل ہو جائیگا

عبوری مرحلہ کے گزرنے کے بعد اشیائے ضروریہ کے نرخ معقول سطح پر آجائیں گے (وزیر صنعت)

سرگودھا ۷ ؍مارچ۔ وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم نے بتایا ہے کہ حکومت چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے قیام کی منظوری دینے کا اختیار علاقائی افسروں کو منتقل کر دے گی۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ پاکستان آئندہ دو برس میں اپنی ہر قسم کی ضروریات میں خود کفیل ہو جائے گا۔ مسٹر ابو القاسم خاں ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اجلاس میں تاجر، وکیل اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان شریک تھے۔ مسٹر ابو القاسم خاں نے کہا کہ عام ضروریات کی اشیاء تیار کرنے والے متعدد اور کارخانے ایک دو برس تک پوری طرح کام کرنے لگیں گے جس سے پیداوار بڑھ جائیگی اور مارکیٹ میں اشیائے صرف کی سپلائی بڑھنے سے پاکستان اپنی تمام ضروریات کے بارے میں خود کفیل ہو جائے گا۔

مسٹر ابو القاسم خاں نے کہا کہ وہ سرکاری زمینیں جن پر چھوٹی گھریلو صنعتیں قائم کی جائیں گی انہیں نیلام نہیں کیا جائے گا۔ مغربی پاکستان میں سرکاری زمینوں پر صنعتی اداروں کی تعمیر کا کام آسان بنانے کے لئے خاص افسر مقرر کئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ سرکاری زمینیں مہیا کرنے کی سہولت بڑی صنعتوں کو دینا درست نہیں۔ کنٹرول کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ عام ضروریات کی اشیاء پر سے کنٹرول کی پابندیاں ختم کرنا صنعت کاروں اور عوام دونوں کے لئے مفید ہے۔ وزیر صنعت نے بعض اشیاء کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ کو کنٹرول کے خاتمہ کا قدرتی نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ کنٹرول کے خاتمہ کے بعد اب عبوری مرحلہ آ گیا ہے۔ جو زیادہ عرصہ قائم نہیں رہے گا اور مجموعی پیداوار میں اضافہ سے سخت کاروباری مقابلہ کے جو حالات پیدا ہوں گے۔ ان سے قیمتیں یقیناً معقول سطح پر آ جائیں گی۔ جو عام آدمی کی قوت خرید کے مطابق ہوں گی:۔

— قاہرہ ۷ ؍مارچ۔ آزاد الجزائری حکومت کے نائب وزیر اعظم مسٹر کریم ابو القاسم نے یہاں کہا کہ آئندہ چند دنوں میں یہ معلوم ہو جائیگا کہ الجزائری جنگ بندی کے سوال پر فرانس اور الجزائر میں بات چیت ممکن ہے یا نہیں۔

صدر ایوب اور دولت مشترکہ کے دیگر وزرائے اعظم سے مسٹر میکملن کی اہم گفت و شنید

یہ گفت و شنید دولت مشترکہ کی کانفرنس کے سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے

لندن ۷ ؍مارچ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے یہاں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن سے ملاقات کی۔ مسٹر میکملن دولت مشترکہ کی کانفرنس شروع ہونے سے پہلے ممبر ملکوں کے وزرائے اعظم سے الگ الگ نجی ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ اور صدر ایوب سے ان کی ملاقات بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

دولت مشترکہ کی کانفرنس کل سے لنڈن میں شروع ہو رہی ہے۔ برطانوی وزیر اعظم نے ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبد الرحمٰن اور نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ہولیاک سے بھی الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد، لنکا نائیجیریا اور آسٹریلیا کے وزرائے اعظم سے ملنے والے تھے۔ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے اور نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج سر ابوبکر تو افا بلیوا یہاں پہونچ چکے ہیں آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر منزز سر رابرٹ واشنگٹن سے لنڈن پہونچے۔ واشنگٹن میں انہوں نے امریکی صدر مسٹر کینیڈی سے ملاقات کی۔

مسٹر میکملن کل دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہونے سے پہلے بھی ممبر ملکوں کے وزرائے اعظم سے اپنی نجی ملاقاتیں جاری رکھیں گے۔ کل وہ بھارت جنوبی افریقہ اور کینیڈا کے وزرائے اعظم سے ملیں گے۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر وروورڈ ہفتہ کو لنڈن پہونچے کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈفن بیکر اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو آج یہاں پہونچنے والے ہیں:۔

حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ سلمہا کی علالت

اپریشن کامیاب رہا۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۷ ؍مارچ۔ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل گنگا رام ہسپتال میں حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ سلمہا اللہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپریشن ہوا۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ اپریشن لیڈی ڈاکٹر بلقیس صاحبہ نے کیا اور ۳۵ منٹ تک جاری رہا۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

ربوہ ۷ ؍مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تا حال بدستور ناساز ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

مبلغین اسلام کے لئے

— دعا کی تحریک —

تحریک جدید کے ماتحت اس وقت دنیا بھر میں مبلغین اسلام فریضۂ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مبارک مہینہ میں اپنے ان مجاہدین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کی ساری کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کے تھوڑے سے کام کے بہت بڑے نتائج پیدا کرے۔ ہر ملک کے حالات کے مطابق جو مشکلات پیش آ رہی ہیں انہیں دور فرمائے اور انہیں اور ان کے بیوی بچوں کو جنہیں وہ پاکستان میں چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں صحت و عافیت سے رکھے، اور وہ دن جلد لائے جب اسلام جو خدا کا سچا دین ہے ساری دنیا میں پھیل جائے آمین

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

پاکستان بھارت سے احتجاج کریگا۔

سرگودھا ۷ ؍مارچ۔ حکومت پاکستان نے فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف بھارت کو ایک احتجاجی نوٹ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے، اس امر کا انکشاف وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خاں نے یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کیا۔ وزیر صنعت سرگودھا ڈویژن کے دو روزہ دورے پر کل راولپنڈی سے یہاں پہونچے تھے:۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

رمضان کے پورے روزے رکھو اور اس بابرکت مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

جو روزے کسی شرعی عذر یا غفلت کی بنا پر رہ جائیں انہیں بعد میں ضرور پورا کر لینا چاہیئے

اپنے وقت کو خدمتِ دین میں صرف کرو اور ساتھ ہی اپنے نفس کی اصلاح بھی کرو تا کہ تمہارے کام بابرکت ہوں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ر اگست ۴۸ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
مسلمانوں کے عام رسم و رواج کے مطابق

آج جمعۃ الوداع ہے

جو لوگوں کی بدعملیوں اور گناہوں کے دھونے کے لئے آتا ہے انہوں نے اپنی کمزوریٔ ایمان کی وجہ سے یہ عقیدہ بنا لیا ہے کہ سارا سال کوئی نماز پڑھے یا نہ پڑھے۔ یہ جمعہ پڑھ لے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ درست نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر جمعہ ہی ہمارے لئے برکتیں لے کر آتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ہر جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ سے جو کچھ مانگا جائے وہ اسے مل جاتا ہے لیکن یہ ساعت بڑی لمبی ہوتی ہے۔ جمعہ کا وقت اشراق سے شروع ہوتا ہے اور عصر تک چلا جاتا ہے۔ اس لئے اس گھڑی کا پکڑنا بڑا مشکل ہوتا ہے سوائے اس کے کہ کوئی ہر وقت دعائیں لگا رہے۔ اور اس کی توجہ ادھر ادھر نہ ہو۔ اور اس کے خیالات بھی پراگندہ نہ ہوں لیکن اتنی محنت کون کرتا ہے اور کون اتنی دیر دعائیں مشغول رہ سکتا ہے سوائے اس کے جسے خدا تعالےٰ خاص طور پر توفیق دے۔

رمضان کے بعد

کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن سے اگر کچھ روزے رہ گئے ہوں تو وہ انہیں پورا کریں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جنہیں رمضان کے پورے روزے رکھنے کی توفیق ملی ہے اور وہ نفلی روزے رکھیں گے۔ جو حدیثوں سے ثابت ہیں اور کچھ ایسے بھی بدقسمت ہوں گے جنہیں رمضان کے پورے روزے رکھنے کی توفیق نہیں ملی۔ اور وہ انہیں پورا کرنے کی بھی کوشش نہیں کریں گے۔ لیکن یہ وہی لوگ ہوں گے جو رمضان کی عظمت پر یقین نہیں رکھتے اور جو اسلام کی عظمت پر یقین نہیں رکھتے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی

ایک ایسا طبقہ ہے

جن میں رمضان کی زیادہ قدر نہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ ہوں جہاں روزے رکھے جاتے ہیں تو وہ بھی شرم کے مارے روزے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر کچھ روزے رہ جائیں تو ان کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ بعض ایسے نوجوان بھی ہیں جو بہانہ کر دیتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے انہیں پیچش لگ جاتی ہے بیماری کے نتیجہ میں اگر کوئی روزہ نہ رکھ سکے تو قرآن کریم نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے لیکن اس وقت جب اس کا نفس بھی سمجھتا ہو کہ وہ بیمار ہے اور پھر اس کا فرض ہے کہ یہ روزے رمضان کے بعد رکھے۔ محض اس خیال سے کہ اسے پیچش لگ جائے گی۔ اس لئے وہ روزے نہیں رکھتا۔ جائز نہیں بلکہ گناہ ہے اور

محض نفس کا بہانہ ہے

پھر بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کر لیتا ہے مثلاً پرانی بیماریاں ہیں۔ ان میں انسان سب کام کرتا رہتا ہے۔ ایسا بیمار بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ یہ فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا اس ملازم کا سفر سفر شمار کیا جائے گا۔ جو ملازم ہونیکی وجہ سے سفر کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا سفر سفر نہیں گنا جا سکتا اس کا سفر تو اس کی ملازمت کا ایک حصہ ہے اسی طرح بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے نوجوانوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں چند دن پیچش ہو جاتی ہے لیکن اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے اس قسم کے بہانے محض اسی وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے ہی خلاف ہوتے ہیں بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہییں اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن وہ ان کو پورا کرنیکی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ شخص گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ جتنے روزے اس نے کسی غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے یا اگر اسکے کچھ روزے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے پانچ چھ سال سے رہ گئے ہوں تو وہ انہیں بھی پورا کرے۔ تا عذاب سے بچ جائے۔ یہ کوئی بڑی قربانی نہیں بلوغت کے زمانہ کے بعد کے جتنے روزے رہ گئے ہوں وہ بڑھاپے سے پہلے پہلے پورے کرنے چاہئیں محض اس قرضہ کے زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا اور نہ پچھلے روزے معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ بعض لوگ دو دو تین تین سال تک چندہ نہیں دیتے اور جب ان سے مانگا جاتا ہے تو کہہ دیتے ہیں اچھا پچھلے سالوں کا چندہ معاف کر دو۔ پھر چندہ دیں گے۔ اسی طرح پچھلے سالوں کے جو روزے رہ گئے ہیں وہ معاف نہیں ہو سکتے۔ خدا بھی وہ چیز معاف کرتا ہے جو ناممکن ہو اور انسان کی طاقت سے باہر ہو اگر کسی شخص نے ایسا کیا ہے تو اس نے قرآن کریم کے حکم کے خلاف کیا ہے اس نے اگر بیماری کی سہولت سے فائدہ اٹھایا تھا تو اسے چاہیئے کہ اپنے

چھوٹے ہوئے روزے پورے کرے

سارا سال ہی اس کی یہ حالت نہیں رہتی کہ وہ روزے نہ رکھ سکے کوئی نہ کوئی زمانہ ایسا آتا ہے جب وہ روزے رکھ سکتا ہے بڑھاپے میں بھی ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب انسان روزے رکھ سکتا ہے اگر وہ گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو سردیوں میں رکھ لے مگر ایک بڑھاپا ایسا بھی ہوتا ہے جس میں نہ گرمیوں میں روزے رکھے جا سکتے ہیں اور نہ سردیوں میں روزے رکھے جا سکتے ہیں لیکن مختلف انسانوں کی مختلف طاقتیں ہوتی ہیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب ۸۴ سال کی عمر کے تھے۔ مگر برابر روزے رکھتے تھے گرمیوں میں دو پہر کو وہ میرے پاس آ جاتے تھے وہاں گرمی سے نڈھال ہو جاتا تھا مگر دن تو اتنا ہی لمبا ہوتا تھا مگر باوجود اسکے شاذ ہی کوئی روزہ ان سے چھوٹتا تھا پس اگر انسان ہمت کرے تو وہ کمزوریوں پر غالب آ جاتا ہے۔

پس ایک تو میں جماعت کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں نے رمضان کے سارے روزے نہیں رکھے وہ بعد میں روزے رکھیں اور ان کو پورا کریں خواہ وہ روزے غفلت کی وجہ سے رہ گئے ہوں یا وہ روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے رہ گئے ہوں اسی طرح اگر گذشتہ سالوں میں ان سے کچھ روزے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے رہ گئے ہوں تو ان کو بھی پورا کرنیکی کوشش کریں تا خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہونے سے پہلے پہلے وہ صاف ہو جائیں۔ بعض فقہا کا یہ خیال ہے کہ پچھلے سال کے چھوٹے ہوئے روزے

دوسرے سال نہیں رکھے جاسکتے۔ لیکن میرے نزدیک اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا۔ تو لاعلمی معاف ہوسکتی ہے۔ ہاں اگر اس نے دیدہ دانستہ روزے نہیں رکھے۔ تو پھر اس پر قضا نہیں۔ جیسے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی

نماز کی قضا

نہیں۔ لیکن اگر اس نے بھول کر روزے نہیں رکھے۔ یا اجتہادی غلطی کی بناء پر اس نے روزے نہیں رکھے۔ تو میرے نزدیک وہ دوبارہ رکھ سکتا ہے۔ اور اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ روزے رکھے۔ ہاں اگر وہ روزہ رکھ سکتا تھا۔ اور اس نے جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا۔ تو اس پر کوئی قضا نہیں۔ وہ جب توبہ کرے گا۔ اس کے اعمال نئے سرے سے شروع ہونگے۔ لیکن اگر اس نے غفلت کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ یا کسی اجتہادی غلطی یا بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ تو میرے نزدیک خواہ وہ روزے کتنی ہی دور کے ہوں۔ وہ دوبارہ رکھے جاسکتے ہیں

اس کے بعد میں

جماعت کو توجہ

ہوں کہ رمضان کے مہینہ سے بھی انسان کو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ رمضان میں ایک مدت تک مسلسل انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ دوسرے دنوں میں اگر وہ چاہے تو متواتر ایک ماہ تک روزے نہیں رکھ سکتا۔ ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو رمضان کے علاوہ باقی دنوں میں اتنے روزے رکھ سکتے ہوں۔ کیونکہ کبھی نہ کبھی انسان کو خواہش پیدا ہو ہی جاتی ہے کہ چلو آج فلاں کے گھر دعوت ہے آج روزہ نہیں رکھتے۔ یا آج فلاں کام ہے آج ناغہ کر لیتے ہیں۔ لیکن رمضان میں اگر کوئی روزہ رکھتا جائے۔ تو وہ ایک ماہ تک لگاتار روزے رکھ سکتا ہے۔ اسلام رمضان میں روزے چھوڑنے یا توڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اس حکم کی وجہ سے انسان پر

ایک بڑی ذمہ واری

عائد ہو جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے اسے وہ طاقت مل جاتی ہے۔ جو اسے دوسرے دنوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً اسلام میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ہم پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں اور ہمیں محسوس بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ چار ہوتیں یا پانچ نہ ہوتیں تو پانچویں نماز اکثر کے لئے دو بھر ہوتی۔ اسی طرح ہم پانچ نمازیں تو پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن چھٹی نماز اکثر لوگوں کے لئے دوبھر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ نمازیں چھ ہوتیں پانچ نہ ہوتیں۔ تو ہزاروں لاکھوں انسان ایسے ہوتے جو انہیں پوری طرح ادا کرتے تو کیا چیز ہے۔ جو انسان کو اس طرف مائل کرتی ہے۔ جو چیز انسان کو اس طرف مائل کرتی ہے۔ وہ

خدا تعالیٰ کا حکم

ہے۔ حکم بھی ایک طرح جبر کا حکم رکھتا ہے۔ اور جبر انسان کو عمل کرنے کی طاقت دے دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان ارادہ کر لیتا ہے۔ تو کسی نہ کسی طرح وہ اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کر لیتا ہے۔ دوسرے دنوں میں اس کے لئے ایسا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ اس مہینہ سے پورا پورا استفادہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے اندر ایک خاص قسم کی تبدیلی پیدا کریں۔

ہماری جماعت کے سپرد

ایک بہت بڑا کام

ہے۔ اور یہ سیدھی بات ہے کہ جتنا بڑا کام ہوگا اتنا ہی اس کے لئے کوشش کی جائیگی۔ ایک چھوٹے کام کے لئے بڑی کوشش کرنا حماقت ہے۔ اور بڑے کام کے لئے چھوٹی کوشش کرنا حماقت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی بات ہے۔ ڈلہوزی میں ایک پادری آیا۔ وہ پادری اکثر سیالکوٹ میں رہا کرتا تھا۔ بعد میں وہ تبدیل ہو کر پونا چلا گیا تھا۔ اور وہاں سے تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے وہ ڈلہوزی آیا تھا۔ پچھتر یا اسی سال اس کی عمر تھی۔ اور پھر بھی وہ ٹریکٹ تقسیم کرتا پھرتا تھا۔ لوگوں میں بہت چرچا ہوا کہ فلاں پادری ٹریکٹ تقسیم کر رہا ہے۔ اسے اس کا جواب دینا چاہیئے۔ انہوں نے تلاش کی کہ کوئی عالم مل جائے۔ جو اس پادری سے گفتگو کرے۔ مگر جب انہیں اور کوئی آدمی نہ ملا۔ تو وہ میرے پاس آئے۔ ہم اس وقت بچے ہی تھے۔ اور

سیر کے لئے ڈلہوزی گئے

ہوئے تھے۔ میں بائیس سال کی میری عمر ہوگی۔ وہ لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ فلاں پادری صاحب آئے ہیں۔ اور وہ ٹریکٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ ہم آپ کے پاس آئے ہیں تا آپ اس کے پاس چلیں۔ اس کے ساتھ وقت مقرر کر لیا جائے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے ہم وہاں گئے۔ اور اس پادری سے ملاقات کی۔ میں نے اسے کہا آپ یہاں تبلیغ کرنے آئے ہیں مجھے بھی

تلاش حق کا شوق

ہے۔ اس لئے میں خود آپ کے پاس چلکر آیا ہوں سچ کو قبول کرنے میں کیا حرج ہے۔ لیکن میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں پادری صاحب نے کہا کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا آپ کے نزدیک مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ اور روح القدس بھی خدا ہے۔ کیا آپ کے نزدیک یہ تینوں خدا ہیں۔ اس پادری نے کہا ہاں۔ ہمارے نزدیک یہ تینوں خدا ہیں۔ میں نے کہا پھر میں سنتا ہوں کہ خدا ایک ہے کیا یہ ممکن ہے قطع نظر اس سے کہ ایک تین ہیں اور تین ایک ہیں۔ میں مان لیتا ہوں کہ یہ خدائی راز ہیں۔ اور الٰہیات کو انسان پورے طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن ایک بات جہاں تک میں نے عیسائی لٹریچر کو پڑھا ہے یہ ہے کہ دنیا کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ تو کیا دنیا کا پیدا کرنا اور چلانا ایک کے ہی سپرد ہے۔ یا اس کے الگ الگ حصے تینوں کے سپرد ہیں یا تینوں ہی یہ کام کر سکتے ہیں۔ دنیا میں

جو قلعہ قوانین قدرت کا چل رہا ہے

اور جو تغیر و تبدل ہو رہا ہے۔ کیا کچھ طاقتیں خدا کے سپرد ہیں۔ کچھ طاقتیں روح القدس کے سپرد ہیں اور کچھ طاقتیں مسیح کے سپرد ہیں یا ساری طاقتیں خدا ہی کو حاصل ہیں۔ یا پھر یہ کہ ساری طاقتیں ساروں کو ہی حاصل ہیں یعنی خدا اکیلا بھی دنیا کو چلا سکتا ہے۔ اور روح القدس بھی اکیلا دنیا کو چلا سکتا ہے۔ اور مسیح خدا کا بیٹا بھی اکیلا دنیا کو چلا سکتا ہے۔ آپ کے نزدیک ان میں سے کیا صورت ہے۔ پادری صاحب نے جواب دیا کہ یہ طاقتیں ساروں کو حاصل ہیں۔ میں نے کہا اچھا میں مان لیتا ہوں یہ طاقتیں ساروں کو حاصل ہیں لیکن ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ جب باپ بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تو اس کے جوان بیٹے اسے کہتے ہیں تم گھر بیٹھو کام ہم کریں گے۔ تو کیا اس طرح خدا کے بیٹے اور روح القدس نے بھی خدا کو کرسی پر بٹھا رکھا ہے۔ اور آپ کام کر رہے ہیں یا

خدا سارے کام خود کر رہا ہے

یا سب ملکر کر رہے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ سارے ملکر کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے تسلیم کیا ہے۔ تو یہ نظر آتا ہے کہ خدا کو بھی طاقت حاصل ہے کہ وہ دنیا کو چلا سکے۔ روح القدس کو بھی طاقت حاصل ہے کہ وہ دنیا کو چلا سکے۔ اور مسیح خدا کے بیٹے کو بھی یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ دنیا کو چلا سکے یعنی وہ الگ الگ بھی کام کر سکتے ہیں۔ اور اکٹھے ملکر بھی کر سکتے ہیں۔ اب دیکھئے میز پر ایک پنسل پڑی ہے۔ اور آپ اسے اٹھا کر اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ میں یہاں بیٹھا ہوں۔ آپ مجھے کہیں کہ یہ پنسل اٹھا کر میرے سامنے رکھ دو۔ پھر آپ اپنے بہرہ کو بھی بلا لیں۔ باورچی کو بھی بلا لیں۔ اور اپنے دوسرے خدام کو بھی بلا لیں۔ اور وہ سب دوڑتے ہوئے آئیں۔ جب وہ آجائیں۔ تو ہم سب کو آپ کہیں کہ یہ پنسل اٹھا کر میرے سامنے رکھ دو۔ تو دیکھنے والا آپ کے متعلق کیا رائے قائم کرے گا۔ پادری صاحب نے کہا یہی کہ میں پاگل ہوں۔ میں نے کہا اچھا آپکو دیکھنے والے آپ کو اس لئے پاگل کہیں گے کہ آپ میں پنسل اٹھانے کی طاقت تھی پھر آپ نے دوسروں کو کیوں بلایا۔ اب آپ فرمائیے کہ جب

خدا تعالیٰ میں یہ طاقت تھی

کہ وہ دنیا کو چلا سکے۔ مسیح خدا کے بیٹے میں یہ طاقت تھی کہ وہ دنیا کو چلا سکے روح القدس کو یہ طاقت حاصل تھی کہ وہ دنیا کو چلا سکے۔ تو پھر اس کام میں تینوں کیوں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کو اگر پنسل کے اٹھانے پر پاگل کہا جائیگا تو پھر وہ بھی پاگل ہیں۔ اس پادری نے کہا کہ یہ سب خدائی باتیں ہیں ان کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ تو یہ سیدھی بات ہے کہ جب ایک کام کو آسانی کے ساتھ ایک آدمی کر سکتا ہو۔ اور پھر اس میں سارے لگے ہوئے ہوں۔ تو دیکھنے والا یقیناً انہیں پاگل کہے گا۔ ہاں اتفاقی طور پر ایسا ہو تو اور بات ہے۔ بعض دفعہ ماں بچے کی گاڑی کو دھکیلتی ہے۔ تو باپ بھی اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔ تو یہ

ایک اتفاقی چیز

ہے۔ لیکن اگر ایک کام کو تھوڑے آدمی آسانی کے ساتھ چلا رہے ہوں۔ اور اس میں سب لگ جائیں۔ اور یہ اتفاقی امر بھی نہ ہو۔ تو یہ جنون کی علامت ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی جنون کی علامت ہے کہ بڑے کام میں جس میں زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہو تھوڑے آدمی لگے ہوئے ہوں۔ یا زیادہ وقت کی ضرورت ہو۔ اور وہ اسے تھوڑے وقت میں ختم کرنے کی کوشش کریں۔

دنیا میں اسلام قریباً مٹ چکا ہے صرف نام باقی ہے۔ حقیقت مفقود ہو چکی ہے اس پر عمل کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی صفات

پر صحیح صحیح عمل کرنے اور ان کے مطابق کام کرنے کی روح بہت کم ہو گئی ہے۔ یہ کہ اسلام کی اطاعت کر کے کوئی اس قابل ہو جائے کہ اس کو دنیا میں قائم کر سکے۔ یہ جذبہ بہت

ہی کام پایا جاتا ہے۔ ساری دنیا جو اسلام کی دشمن بن گئی ہے اُس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ خدا تعالےٰ نے یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا ہے اور ہم لوگ جو احمدی کہلاتے ہیں یہ اقرار کر کے احمدیت میں داخل ہوتے ہیں کہ ہم یہ کام کریں گے لیکن کتنے ہیں جو اپنے اوقات کو اس طرز پہ لگاتے ہیں کہ دن میں سے اکثر حصہ خدمت دین کے لئے نکل آئے۔ اکثر کو بھی جانے دو۔ وہ لوگ کتنے ہیں جو دن میں ۲½ گھنٹے ہی دین پہ لگاتے ہوں۔ اگر سب لوگ ۲½ گھنٹے روزانہ ہی اس کام پہ لگاتے تو اس وقت تک جماعت بہت ترقی کر جاتی۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے افراد اتنی قربانی بھی نہیں کر رہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے

زیادہ سے زیادہ وقت خدمت دین کیلئے دیں

اور احمدیت کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ اگر ہماری جماعت پہلے یہ کام کرتی۔ تو اب تک جماعت کافی ترقی کر چکی ہوتی۔ اسلام اس وقت ایسی خطرناک حالت سے گذر رہا ہے کہ گویا اسلام کے لئے اب کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ اب ہمارے سوا اور کوئی نہیں جو دشمن کی تلواروں کو اپنے سینوں پر برداشت کرے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ قطع نظر اس کے کہ ہمیں کوئی برا کہتا یا اچھا

تبلیغ اسلام کیلئے

ہم اپنا پورا زور لگا دیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اپنے نفس کی اصلاح بھی کرنی چاہیئے تا کہ ہمارے کاموں میں برکت ہو اور ہماری کوششیں کامیاب ہوں۔

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے اجلاس میں

ایک پادری صاحب کی تقریر

ربوہ ۲۵ فروری۔ آج ساڑھے گیارہ بجے الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو کرم الدین صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ نے کی۔ ریورنڈ ڈینلڈ سٹاک صاحب انچارج امریکن مشن سرگودھا نے کفارہ کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اپنی تقریر میں جو آپ نے اردو زبان میں فرمائی بتایا کہ عیسائیت میں جو کفارہ کا عقیدہ پایا جاتا ہے یہ نیا عقیدہ نہیں۔ انجیل اس کی موجد نہیں۔ بلکہ تورات اور صحائف انبیاء سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ تک کفارہ کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا تھا۔ آپ نے بائیبل کے متعدد حوالہ جات پیش کئے اور بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کرنی چاہی۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو روک دیا گیا اور خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت آپ نے ایک برہ ذبح کیا۔ آپ کا یہ فعل کفارہ ہی کی ایک قسم تھی۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے مذبحے بنائے۔ آپ نے بتایا بائبل میں قریباً سات سو دفعہ کفارہ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ آئے ہیں۔ اور ان تمام جگہوں کے مطالعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قربانی دئیے بغیر انسان خدا تعالےٰ کی درگاہ میں قبول نہیں ہو سکتا۔

دوسرے الفاظ میں نجات حاصل کرنے کے لئے کفارہ کی ضرورت ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو پانے کے لئے کفارہ ہی واحد علاج ہے۔ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں جبکہ تعلیم مکمل ہو چکی تھی برہ کی بجائے خدا تعالےٰ نے اپنے بیٹے کی قربانی دی اور اس کے ذریعہ اپنے گناہ گار بندوں کے گناہ کا کفارہ ہو گیا۔

پادری صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ جسمانی طور پر نہیں مانتے بلکہ ابن اللہ ایک لقب ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح علیہ السلام کو دیا گیا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ یہ لقب حضرت مسیح علیہ السلام کو ہی ملا۔

ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ محترم صاحبزادہ رفیع احمد صاحب نے یہ سوال کیا کہ پادری صاحب نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اسحاق علیہ السلام ذبیح اللہ تھے اور قرآن کریم حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتا ہے۔ جب یہ بات ہے تو وہ کیا دلیل ہے جس کی بنا پر پادری صاحب نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیا ہے؟

مولانا جلال الدین صاحب شمس نے موسیٰ کے صحیفہ سے ثابت کیا کہ پادری صاحب کا یہ خیال کہ کفارہ کا عقیدہ شروع سے پایا جاتا ہے، غلط ہے۔ نجات پانے کا واحد علاج شروع سے ہی توبہ استغفار اور رجوع الی اللہ ہے۔ آپ نے خروج کتاب کے حوالہ سے بتایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حضور یہ پیش کیا تھا کہ آپ کو انہی معنوں میں پیش کیا تھا جن معنوں میں عیسائی کفارہ کو لیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ میں شریر کو سزا دوں گا۔ شریر کی وجہ سے صادق کو عذاب میں مبتلا نہیں کروں گا۔ پھر امثال میں ہے کہ شریر صادق کے لئے مارا جا سکتا ہے۔ صادق شریر کے لئے نہیں مارا جا سکتا۔ آپ نے بتایا کہ کفارہ کا عقیدہ خدا تعالےٰ اور مسیح علیہ السلام کی شان کے منافی ہے اور نعوذ باللہ اسے ظالم سفاک اور غیر مشفق ثابت کرتا ہے جو عند العقل باطل ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے ان سوالات کے جوابات دیتے ہوئے بتایا کہ بائیبل کلام اللہ ہے۔ اور کلام اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے اور چونکہ بائیبل حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتی ہے۔ اس لئے اس بات کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔ مولانا شمس صاحب کے سوال کے جواب میں بتایا کہ گو میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حزقیل کے صحیفہ میں کفارہ کا ذکر نہیں۔ لیکن بائیبل کی دوسری جگہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات کے لئے صرف توبہ کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ شریعت اور آئین پر چلنا بھی ضروری ہے اور شریعت نجات کے لئے کفارہ کو ضرور قرار دیتی ہے۔

محترم میر صاحب نے تقریر سے .... قبل پادری صاحب کا تعارف حاضرین سے کرایا اور حدیث نبوی اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ کے ماتحت اسلامی رواداری کا صحیح نمونہ دکھانے کی ہدایت فرمائی۔ اور تقریر کے بعد جمعیت علمی کی طرف سے پادری صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ ان کی اہلیہ دو بچے اور ایک بھائی مسٹر اینڈرسن سٹاک بھی تھے۔ احباب کثرت سے تشریف لائے تھے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیہ)

---

۳)مکرم(میرے دادا چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب آف سیالکوٹ جو کہ چک $\frac{125}{10-R}$ ضلع ملتان میں سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

(خاکسار شفیقہ نصرت اندر طرح ماڈل سکول ربوہ)

مَیں لکھ رہا ہوں سلام اُن کو

(ایک معزز غیر از جماعت دوست کے تاثرات)

نیاز[1] صاحب کی بات سن کر — بگڑ گیا ہے مزاج میرا
نہ چھیڑو مجھ کو میں رو پڑوں گا — بھرا ہوا ہے دل آج میرا
یہ کیا غضب ہے یہ کیا ستم ہے؟ — یہ کیا بلا ہے نیاز صاحب؟
جو خاص باتیں تھیں عام کہہ دیں — عجب ادا ہے نیاز صاحب!
بڑی سعادت ہے حق پسندی! — بہت غنیمت ہے راست گوئی!
بُرا ہو ضد کا جنوں کا ہٹ کا! — کسی کی سنتا نہیں ہے کوئی
نئی نئی سی ہوئی ہے رغبت — مجھے بھی ربوہ کی سرزمیں سے
سما گیا ہے نظر میں دل میں — ہوا ہوں دوچار اک حسیں سے
یہ شعر بازی ہے اک بہانہ — مَیں لکھ رہا ہوں سلام اُن کو
صبا ہو بس میں تو ایک جھونکے میں لاکھ بھیجوں پیام اُن کو

[1] علامہ نیاز فتح پوری

(صوفی تقی محمد نور پور سیٹھی ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

برادرم مکرم میجر چوہدری عزیز احمد صاحب سینئر ڈاکٹر شاہنواز لیمیٹڈ راولپنڈی کو ایک عرصہ سے جلد کی ایک موذی مرض لاحق ہے۔ احباب جماعت۔ درویشان قادیان۔ صحابہ کرام اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصی اور درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ وہ قادر توانا اور شافی مطلق آقا برادرم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماتے ہوئے مزید احسان کے طور پر انہیں صالح نرینہ اولاد سے بھی نوازے۔ آمین یا رب العالمین۔

(صلاح الدین احمد بشیر فاروقی ناظر جائیداد ربوہ)

تبت میں حضرت مسیح ناصری کی آمد

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی کاشمیری

(۲)

نکولس رورک کی شہادت

اس سے پہلے ۱۹۲۹ء میں نکولس رورک نے ایک کتاب (Heart of Asia) (قلب ایشیا) کے نام سے شائع کی تھی جو کہ وسط ایشیا کی سیاحت کے حالات پر مشتمل ہے یہ کتاب پبلک لائبریری کی طرف سے رورک میوزیم پریس نیویارک کے ذریعے اشاعت پذیر ہوئی اس کتاب میں پروفیسر موصوف نے لکھا ہے کہ کشمیر۔ لداخ اور وسط ایشیا کے مختلف مقامات میں اب بھی یہ مضبوط روایت پائی جاتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا سرینگر میں وہ فوت ہوئے وہیں ان کا مزار بھی موجود ہے ان کی والدہ کا مزار بھی روایت کاشغر میں "مزار مریم" کے نام سے مشہور ہے۔ چنانچہ پروفیسر موصوف اس کتاب میں لکھتے ہیں:-

"سرینگر میں مسیح کی تشریف آوری کی حیران کن روایت اس شہر میں پہلی بار ہمارے سامنے آئی بعد ازاں دوران سیاحت میں ہم نے دیکھا کہ یہ روایت کس درجہ پھیلی ہوئی ہے نہ صرف کشمیر بلکہ ہندوستان۔ لداخ اور وسط ایشیا کے دور دراز کے علاقوں میں بھی حضرت مسیح کی آمد کی روایت پائی جاتی ہے اور یہ روایت حضرت مسیح کے اس دور زندگی سے تعلق رکھتی ہے جس کا ذکر انجیل میں نہیں ملتا۔ سرینگر کے مسلمانوں نے ہمیں بتایا کہ مصلوب مسیح جسے وہ عیسیٰ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ اس حادثہ کی وجہ سے وہ صرف بیہوش ہو گئے تھے حواری آپ کے جسم کو اٹھا کر کسی خفیہ مقام پر لے گئے اور آپ کو چھپا کے رکھا اور وہیں آپ کا علاج کیا گیا اس کے بعد آپ کو سرینگر لایا گیا جہاں انہوں نے لوگوں کو اپنی تعلیمات سے روشناس کیا اور اس جگہ آپ نے وفات پائی آپ کی قبر ایک تہ خانہ میں موجود ہے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک ایسا کتبہ بھی یہاں موجود ہے جس میں ابن یوسف کے یہاں دفن ہونے کا ذکر ہے۔ اس مقبرہ کے ساتھ معجزانہ شفا کے واقعات کی روایات بھی وابستہ ہیں اور یہ روایت بھی ہے کہ اس مقبرہ سے خوشبوئیں بھی نکلتی ہیں۔"

(ہارٹ آف ایشیا صفحہ ۲۲، ۲۳)

آگے چل کر مصنف نے لکھا ہے:-

"لداخ کے شہر لیہ میں ہم نے دوبارہ حضرت مسیح کے یہاں آنے کی روایت سنی اس شہر کے ہندو پوسٹ ماسٹر اور بہت سے لداخی بدھوں نے ہمیں بتایا کہ لیہ کے بازار کے قریب ہی ایک تالاب ہے جو ابھی تک موجود ہے جس کے نزدیک ایک پرانا درخت ہے جس کے نیچے حضرت مسیح فلسطین واپس جانے سے پہلے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔۔۔۔

ہم نے اس وسیع طور پر پھیلی ہوئی کہانی کو مختلف پیرایوں میں لداخ سنکیانگ اور منگولیا کے دور دراز علاقوں میں سنا لیکن یہ سب کی سب روایات اس ایک بات پر متفق ہیں کہ جس زمانہ میں حضرت مسیح فلسطین سے غیر حاضر تھے اس وقت آپ ہندوستان اور ایشیا میں موجود تھے یہ روایت کیسے پھیلی اور کہاں سے آئی یہ امر کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا شاید اس روایت کی بنیاد نسطوری عیسائی ہوں قابل غور امر یہ ہے کہ یہ روایت پورے خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔"

(ہارٹ آف ایشیا صفحہ ۲۹، ۳۰)

پنڈت نہرو کی شہادت

پنڈت جواہر لال نہرو موجودہ وزیر اعظم ہندوستان جو تاریخ ہند پر سند کا درجہ رکھتے ہیں اپنی مشہور کتاب "جھلکیاں آف ورلڈ ہسٹری" میں شمالی مغربی ہندوستان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں مسیح کی آمد اور لوگوں میں یہ متواتر خبر ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"تمام وسطی ایشیا۔ کشمیر لداخ اور تبت اور اسی طرح اس سے اگلے شمالی علاقہ میں اب بھی یہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے کہ یسوع یا عیسیٰ نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا۔"

(کتاب مذکور صفحہ ۸۴)

لیڈی میرک ایک مغربی خاتون کی شہادت

جب نکولس نوٹووچ نے "یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" نامی کتاب شائع کی تو عیسائی دنیا میں ایک شور برپا ہوا اور اس کتاب کو جعلی قرار دیا جانے لگا مگر دوسرے ایڈیشن میں مصنف نے چیلنج کیا کہ جو لوگ ان حالات کی تصدیق کرنا چاہیں وہ میرے ساتھ چلیں میں انہیں معبدوں میں وہ قدیم مسودات دکھانے کے لئے تیار ہوں جن سے بڑی محنت کے ساتھ میں نے اپنی کتاب مرتب کی ہے یا خود جا کر دیکھیں کہ آیا یہ مسودات بدھ خانقاہ ہیمس لیہ لداخ میں موجود ہیں یا نہیں؟ مگر مصنف کے اس چیلنج کو کسی نے منظور نہیں کیا بالآخر خود لیڈی میرک ایک مغربی خاتون ان حالات کی تصدیق کے لئے لیہ (لداخ) پہنچیں اور وہاں تحقیقات کرتی رہیں واپس جا کر اس نے اپنی تحقیقات کے نتائج شائع کئے یہ خاتون نکولس نوٹووچ کے مبینہ مسودات کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتی ہیں:-

"لیہ شہر میں ہمیں مسیح کی کہانی ملتی ہے جو کہ یہاں عیسیٰ کے نام سے مشہور تھا۔ اس علاقہ میں مسیح کو خوش آمدید کہی گئی اور یہاں اس نے لوگوں کو تعلیم دی"

(ان دی ورلڈ اینک صفحہ ۲۱۵)

اس کے علاوہ کتاب "بوزآسف اور بلوہر" میں بھی مسیح کے حالات درج ہیں یہ کتاب ابتداء میں سنسکرت زبان میں شمالی علاقوں یعنی کشمیر۔ تبت اور چین کے بدھوں کے پاس موجود تھی بعد میں اس کتاب کی اہمیت بڑھ گئی یہاں تک کہ دیگر زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہوئے۔

سرینگر میں غلام محی الدین صاحب ورنچو کے پاس ایک قدیم فارسی قلمی تاریخ کشمیر کا نسخہ موجود ہے جسے ۱۹۶۷ء میں خواجہ نذیر احمد بیرسٹر ایٹ لاہور مصنف "جیزز ان ہیون آن ارتھ" نے دیکھا تھا اور اس صفحہ کا جس میں حضرت عیسیٰ اور یوز آسف کے ایک ہی شخص کے دو نام ہونے کا ذکر تھا عکس لے کر اپنی کتاب میں شائع کیا۔ یہ ذکر اس تاریخ کشمیر کے صفحہ ۶۹ پر درج ہے۔ یہ عکس "مسیح کشمیر میں" از عاجز راقم اور "مسیح بلاد شرقیہ میں" از شیخ عبدالقادر صاحب مربی جماعت احمدیہ لاہور، نامی کتابوں میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس تاریخ میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ واقعہ صلیب کے بعد کشمیر میں آئے تھے۔

اسی طرح بھوشیہ پران جو ہندوؤں کی مقدس کتاب ہے میں صفحہ ۲۸ اور ادھیائے ۲ شلوک ۲۱ تا ۳۱ میں بھی حضرت یوز آسف اور عیسیٰ مسیح کے ایک ہی شخصیت ہونے کا ذکر ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ ہندوستان کے مشہور راجہ شالباہن نے بھی آپ سے سرینگر مقام وہن پر ملاقات کی تھی اور یہ کہ آپ واقعہ صلیب کے بعد ادھر آئے تھے۔

بندھیاچل کے ناتھ جوگی فرقہ کی کتاب کی شہادت

بندھیاچل میں "ناتھ جوگی" ایک مشہور ہندو فرقہ ہے ان کے پاس ایک کتاب "ناتھ ناموبولی" کے نام سے ہے اس میں لکھا ہے:-

"عیسیٰ ناتھ کو اپنے ہموطنوں نے ہاتھوں اور پیروں میں کیل لگا کر سولی پر چڑھا کر مارنے کی کوشش کی اور مردہ سمجھ کر قبر میں رکھ دیا مگر عیسیٰ ناتھ نے قبر سے نکل کر آریہ دیس میں فرار اختیار کیا اور کوہ ہمالیہ کے دامن میں ایک خانقاہ قائم کی اور خانیار سرینگر میں ان کی سمادھی دمزار ہے"

(ماہنامہ پچتراپوہ ۱۹۳۶ء بزبان بنگلہ)

پس جب تک بدھی علماء ان حوالوں پر جامع نظر نہیں ڈالیں گے ان کے لئے اس سلسلے میں کوئی قطعی اور فیصلہ کن فیصلہ کرنا مشکل ہوگا۔ جن سے بداہتہً ثابت ہے کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد مشرقی ملکوں میں سفر اختیار کیا تھا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

لازمی چندہ جات

(از مکرم ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

بڑی بڑی جماعتوں کی لازمی چندوں کی وصولی کا نقشہ شائع کیا جا چکا ہے۔ جن جماعتوں کا بجٹ مبلغ ایک ہزار اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے۔ ان کی وصولی درج ذیل ہے۔ ان نقشوں کی بنیاد ان رقوم پر ہے جو ۲۴ر فروری تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو چکی تھیں جن جماعتوں پر (※) نشان لگایا گیا ہے ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ یا بجٹ تو آگئے ہیں لیکن ابھی تک ان کی پڑتال نہیں ہو سکی اس لئے ان جماعتوں کی وصولی کی رفتار جو نیچے دکھائی گئی ہے وہ محض ایک اندازہ ہے اور صحیح رفتار بجٹ پڑتال ہونے کے بعد معلوم ہو سکے گی۔

اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ بہت سی جماعتوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب جبکہ سال رواں میں سے صرف دو ماہ باقی ہیں۔ لازمی چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے بہت کم رہ گئی ہے حالانکہ اس وقت تک بجٹ کا ۸۳ فی صدی حصہ وصول ہو چکنا چاہیئے تھا۔ لیکن بہت کم جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی اس معیار کو پہنچی ہے۔ لہذا تمام صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ ان چند دنوں میں جو سال ختم ہونے میں باقی ہیں اپنے اپنے بجٹ پورے کرنے کے لئے پوری پوری محنت اور توجہ سے کام کریں۔ جن جماعتوں کی وصولی میں زیادہ کمی ہے۔ انہیں ان دنوں غیر معمولی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ اور خلیفۂ وقت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

یہ بھی خیال رہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ بھی اسی طرح لازمی اور ضروری چندہ ہے جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد۔ لیکن ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی رقم اتنی نہیں جو جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے مکتفی ہو۔ لہذا اس چندہ کی وصولی کا بھی دھیان رہے تا ۳۰ر اپریل تک ان تمام لازمی چندوں کا بجٹ پورا ہو جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی جماعت کے حساب میں کچھ فرق معلوم ہو تو براہ مہربانی نظارت بیت المال کو اطلاع کر دی جائے تا آئندہ کے لئے درستی کی جا سکے۔ والسلام

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	قمر آباد	۱۰۰	۱۰۰
۳	۳۹/ گ ب	۱۰۰	۷۶
۵	نور نگر خادم	۹۷	۱۰۰
۷	ظفر آباد اسٹیٹ ڈیرہ بیبی	۱۰۰	۱۰۰
۹	۲۳/ ج ج ※	۱۰۰	۸۹
۱۱	کھائی کلاں	۸۸	۹۴
۱۳	کوٹ فتح خان ※	۷۸	۱۰۰
۱۵	چنڈر کے منگولے	۷۶	۱۰۰
۱۷	۶/ ۱۱-ل	۸۴	۸۹
۱۹	گھوڑ الیاں تہیر	۸۸	۸۴
۲۱	[illegible]	۸۱	۸۷
۲۳	[illegible] بواب بڑہ	۶۵	۱۰۰
۲۵	[illegible] نوالی	۶۳	۹۷
۲۷	سانگھڑ	۶۶	۸۹
۲۹	گوٹھ امام بخش	۷۴	۱۰۰
۳۱	ڈگری	۶۸	۸۲
۳۳	۱۶۹/ مراد	۶۴	۱۰۰
۳۵	۲۱/ ددھ	۵۶	۸۸
۳۷	میرپور آزاد کشمیر	۸۲	۵۸
۳۹	۸۴/ سر شمیر روڈ	۶۲	۷۷
۴۱	چوہڑ کانہ	۸۴	۹۰
۴۳	[illegible]	۷۰	۲۰
۴۵	دھوگھیاں	۶۳	۶۱
۴۷	۹۹ ش	۳۶	۸۸
۴۹	دھیر کے کلاں	۴۴	۷۸
۵۱	۲۹۵/ گ ب بیریانوالہ	۶۱	۵۹

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۲	گوجرہ چابک سواراں لاہور	۱۰۰	۱۰۰
۴	سمبڑیال	۱۰۰	۸۹
۶	۳۰/ ۱۱-ل	۹۱	۱۰۰
۸	گوٹھ غلام رسول	۸۷	۱۰۰
۱۰	۳۵۴/ ج ب قادر آباد	۱۰۰	۴۲
۱۲	فورٹ سنڈیمن	۹۷	۸۳
۱۴	خوشاب	۷۲	۱۰۰
۱۶	۸۶-۸۷/ ※	۷۶	۹۹
۱۸	۹۸/ ش	۷۱	۱۰۰
۲۰	بہاولنگر	۸۳	۸۷
۲۲	[illegible]	۹۷	۱۰۰
۲۴	جمال پور (سندھ)	۸۳	۸۳
۲۶	بالاکوٹ	۷۳	۸۳
۲۸	گکھڑ منڈی	۵۹	۹۴
۳۰	دادھن	۵۰	۱۰۰
۳۲	دانہ زید کا	۳۷	۱۰۰
۳۴	موسے والا	۵۷	۸۹
۳۶	بھکو بھٹی	۵۹	۸۲
۳۸	نیل کوٹ چاہ بھاگووال	۵۱	۸۸
۴۰	کوٹ مومن	۷۳	۶۶
۴۲	بھڈال	۵۶	۷۹
۴۴	گوجر خان	۶۹	۵۸
۴۶	کھیوڑہ	۶۸	۵۶
۴۸	خانیوال	۶۴	۵۹
۵۰	قلعہ صوبا سنگھ	۴۱	۸۰
۵۲	۹۲/ ۶-R	۶۶	۵۳

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۵۳	کریم نگر	۶۱	۵۷
۵۵	پتوکی منڈی	۳۰	۸۷
۵۷	۱۶۸/ ۱۷-ل منگلا	۵۷	۵۸
۵۹	بینی	۵۸	۵۷
۶۱	جہور کاہلوں	۲۲	۸۸
۶۳	علی پور (ملتان)	۷۹	۲۹
۶۵	باغبانپورہ لاہور	۵۸	۴۸
۶۷	تارووال	۵۶	۵۱
۶۹	سنجر چانگ	۳۳	۶۸
۷۱	لاڑکانہ	۴۵	۵۴
۷۳	۳۱۲/ ج ب گھسو والی	۳۷	۵۸
۷۵	بھیرہ	۴۴	۵۰
۷۷	۹۳/ T-DA	۵۰	۴۴
۷۹	ادرحمہ ※	۴۶	۴۱
۸۱	چک سکندر	۵۸	۲۷
۸۳	وہاڑی منڈی	۲۵	۵۹
۸۵	بھاں امیر علی	۴۴	۳۶
۸۷	پنڈی بھاگو	۳۹	۳۳
۸۹	میانوالی	۲۷	۳۸
۹۱	ٹنڈوجام	۲۵	۳۶
۹۳	۱۶۸/ مراد	۳۳	۲۷
۹۵	جمیس آباد	۲۵	۳۲
۹۷	پسرور	۴۴	۷
۹۹	محمود آباد جہلم ※	۴۲	۱۰
۱۰۱	۹/ پنیار	۲۰	۳۰
۱۰۳	بھات گاؤں	۱۵	۳۰
۱۰۵	کوٹلی آزاد کشمیر	۳۱	۱۴
۱۰۷	بوڑے والہ منڈی	۲۴	۱۷
۱۰۹	۴۳/ ج	۲۱	۱۹
۱۱۱	بوگرہ	۱۷	۱۷
۱۱۳	ننکانہ صاحب	۲۲	۶
۱۱۵	کاڑہ دیوان سنگھ ※	۸	۱۴
۱۱۷	ٹانگا چانگریاں	۱۷	×
۱۱۹	۵۶۵/ گ ب	۴	۸
۱۲۱	گاؤں بندھا	۲	×
۱۲۳	خانا نوالی میانوالی	×	×

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۵۴	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۴	۶۳
۵۶	کوٹ احمدیاں	۲۱	۹۶
۵۸	عارف والا	۵۱	۵۴
۶۰	عزیز پور ڈگری	۴۸	۶۷
۶۲	کلسیاں	۴۰	۵۰
۶۴	۲۵/ ج	۷۰	۳۸
۶۶	۲۳۴/ ج ب دھیر و کے	۴۳	۶۴
۶۸	روہڑی ※	۲۵	۴۰
۷۰	ٹھنگٹ دو بچے	۴۲	۵۹
۷۲	بستی جھول	۳۴	۵۵
۷۴	نصرت آباد اسٹیٹ	۴۰	۵۵
۷۶	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۵۲	۴۲
۷۸	لودھراں	۴۳	۴۹
۸۰	کھنہ	۳۷	۵۰
۸۲	۱۷/ ج ※	۲۲	۳۳
۸۴	گھٹیالیاں اسکول	۴۱	۴۱
۸۶	سکھر	۳۴	۴۳
۸۸	بدین	۲۶	۴۳
۹۰	کوہ مری ※	۳۵	۲۶
۹۲	شیخ پور	۳۳	۲۸
۹۴	لیہ	۳۴	۱۷
۹۶	مریدکے	۳۵	۲۲
۹۸	راجن پور	۳۸	۱۶
۱۰۰	شاہدرہ	۴۱	۱۱
۱۰۲	۱۴۵/ ۱۰-R جہانیاں ※	۱	۴۸
۱۰۴	۳۷/ ج	۱۶	۳۲
۱۰۶	علی پور گھلواں	۲۹	۱۵
۱۰۸	خانپور (رحیم یار خان)	۱۶	۲۴
۱۱۰	احمد نگر مشرقی پاکستان ※	۳۴	۵
۱۱۲	سنگلاہل	۱۷	۱۴
۱۱۴	نارووال	۱۶	۸
۱۱۶	رائی پور قادر آباد	۱۸	۳
۱۱۸	گولیکی	۱۱	۲
۱۲۰	۲۷۶/ گوکھووال	۶	×
۱۲۲	لیاقت آباد ※	×	×

اعلان نکاح

چوہدری محمد صادق صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی بھتیجی عزیزہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کا نکاح بعوض مہر پانچ صد روپیہ ہمراہ مقصود احمد صاحب ولد چوہدری کرامت علی صاحب آف تلواڑہ متصل گھٹیالیاں سے مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے ۱۶ر بوقت ... بمعہ موجودگی تمام جماعت کے پڑھا۔ خدا تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ (از محمد حسین مربی)

درخواست دعا

محترم بابو محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ٹرین کنٹرولر ریلوے سخت بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔　　(عبدالحمید منیجر میو ہسپتال لاہور)

پشاور میں زبردست آندھی درجن بھر افراد مجروح

راولپنڈی ۱۷ مارچ پاکستان کا شمالی علاقہ ایک بار پھر سخت سردی اور تیز ہوا کی لپیٹ میں آگیا ہے کئی اطراف میں سردی حکمرانی اور آندھی کا سلسلہ پشاور میں طوفان بادوباراں سے نقصان کی اطلاعات پہنچی ہیں۔

پشاور میں زبردست آندھی آئی جس کی رفتار ساٹھ میل فی گھنٹہ تھی آندھی کے بعد سیاہ بادل چھا گئے اور بجلی چمکنے لگی بعض علاقوں میں چھینٹے پڑنے کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں پشاور میں تیز آندھی سے بعض دیواریں گر گئیں اور درجن بھر افراد زخمی ہو گئے کئی درخت جڑوں سے نکل گئے اور ذرائع مواصلات کو بھی نقصان پہنچا راولپنڈی میں آج دن بھر تیز ہوائیں چلتی رہیں۔ ان کی رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ تک رہی ۔

اس ادارے کے دو ایسوسی ایٹ ممبر ہیں۔

سومالیہ افریقہ کی تیرھویں نوآزاد جمہوریت ہے یہ تیرہ ملک پچھلے چھ ماہ میں ادارے کے مکمل ممبر بنے ہیں باقی بارہ کے نام یہ ہیں:۔

چڈ۔ وسطی افریقہ جمہوریہ۔ کونگو (برازویل) داہومی۔ گابون۔ آئیوری کوسٹ۔ مالاگاسی جمہوریہ (سابق مڈغاسکر) مالی۔ نائیجیریا۔ نائجر۔ سینیگال۔ اور بالائی وولٹا۔

بھارتی گورنر کا آرڈیننس ناجائز قرار دیدیا گیا

دہلی ۱۷ مارچ بھارت کے قائمقام وزیر داخلہ مسٹر لال بہادری شاستری نے کہا کہ اڑیسہ کے گورنر نے چار کروڑ روپے کے ضمنی مطالبات زر منظور کرنے کے بارے میں جو آرڈیننس جاری کیا تھا وہ ناجائز ہے بھارتی وزیر داخلہ نے لوک سبھا میں ایک تحریک التوا پر بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ حکومت نے صوبائی گورنر کو اس سلسلہ میں مطلع کر دیا ہے اور آرڈیننس کے تحت کوئی اقدام نہیں کیا گیا ۔

پاکستان کے لئے یونیسکو کا فیلوشپ

حکومت پاکستان کی سفارش پر یونیسکو کے مطالعہ کی چیزوں سے متعلق اپنے منصوبے کے ماتحت پاکستان رائٹرز گلڈ کے ایک رکن مسٹر جمیل الدین عالی کو ایک فیلوشپ دیا جا رہا ہے تاکہ وہ یورپ کے ملکوں کا مطالعی دورہ کر سکیں جنوبی ایشیا کے دوسرے ملکوں میں بھی جہاں یونیسکو کے منصوبے عمل میں آرہے ہیں، مصنفوں ناشروں کتب فروشوں وغیرہ کو ایسے ہی فیلوشپ دیئے گئے ہیں ان دوروں کا مطلب یہ ہے کہ فیلوشپ لینے والے دوسرے ملکوں میں اپنے کاروباروں سے متعلق مسائل اور اداروں سے واقفیت حاصل کریں۔ یونیسکو کے منصوبے کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اسی علاقے کے ملکوں کے درمیان مطالعی دورے کروائے جاتے ہیں چنانچہ اس اسکیم کے بموجب برما۔ سیلون اور انڈیا کے مصنف ناشر اور کتب فروش وغیرہ حال ہی میں پاکستان آ چکے ہیں یونیسکو کے اس منصوبے کو اس کا علاقائی مرکز جو کراچی میں ہے عملی جامہ پہناتا ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کو آنکھوں میں سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمود احمد چیمہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی صوفی عزیز احمد صاحب آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے کینیڈا میں مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۱ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قدیر احمد نام تجویز فرمایا ہے نومولود صوفی محمد فضل الٰہی صاحب احمدی مرحوم آف بگہ تگڑہ کا پوتا اور قاضی محمود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا مخلص خادم بنائے۔ آمین۔

ناصر احمد دکان نمبر ۱۰۰۳/۱۱ چوک وزیر خاں اندرون دہلی دروازہ لاہور

دو زرعی یونیورسٹیوں کے قیام کا جائزہ

ڈھاکہ ۱۷ مارچ وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے بتایا کہ حکومت پاکستان ملک میں دو زرعی یونیورسٹیوں کے قیام کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے ان میں سے ایک یونیورسٹی مشرقی پاکستان اور دوسری مغربی پاکستان میں قائم کی جائے گی۔

عالمی ادارہ صحت کے ایک سو چار ممبر

جمہوریہ سومالیہ بھی اب عالمی ادارہ صحت میں شامل ہوگئی ہے اس نے ادارے کے دستور العمل کو قبول کرتے ہوئے رسمی دستاویز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو بھیج دی ہے اس طرح ادارے کے ممبروں کی تعداد ایک سو چار ہو گئی ہے، ان کے علاوہ سائپرس، گیبون اور وفاق رہوڈیشیا اور نیاسالینڈ

صدر کابینہ کے اجتماعی مشورہ سے کام کریں گے

وزیروں کی تعداد سولہ سے زیادہ نہیں ہوگی، انتظاماتِ مملکت کا ترمیمی حکم

کراچی ۷ مارچ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے انتظاماتِ مملکت کا ایک ترمیمی حکم جاری کیا ہے۔ اس حکم کے ذریعے جانشین کونسل کی طرف سے منتخب شدہ صدر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ دستور کمیشن کی رپورٹ موصول ہوتے ہی کابینہ کے اجتماعی مشورہ سے نیا دستور بنانے کا کام شروع کر دیں اس کا نام انتظاماتِ مملکت کا (ترمیمی) حکم مجریہ ۱۹۶۱ء ہوگا اور یہ ۴ مارچ سے نافذ العمل ہوگا۔

نئے حکم کے مطابق جانشین کونسل جو صدر منتخب کرے گی، وہ کابینہ کے اجتماعی مشورہ کے مطابق اس وقت تک کام کرتے رہیں گے جب تک کہ نئے آئین کے تحت منتخب ہونے والے صدر اپنا عہدہ نہیں سنبھال لیتے۔ انتظامات مملکت کے ترمیمی حکم مجریہ ۱۹۶۱ء کی ایک دفعہ کے مطابق جانشین کونسل جو صدر منتخب کرے گی وہ کسی وزیر کو برطرف نہیں کر سکیں گے، نیز کابینہ کے ارکان کی تعداد سولہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اسلام آباد میں صنعتوں کے قیام کا منصوبہ

راولپنڈی، ۷ مارچ۔ پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد کے ترقیاتی ادارہ نے اعلان کیا ہے کہ اسلام آباد میں اور اس کے گردونواح کے علاقہ میں صنعتیں قائم کرنے کے منصوبے اور پروگرام کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔

اس پروگرام اور منصوبے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ صنعتیں قائم کرنے کے لئے اسلام آباد میں نجی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے تاکہ دارالحکومت کی تعمیر میں سہولت پیدا کی جائے اور اس علاقے کی معیشت کو متوازن بنایا جائے۔

دارالحکومت کے ترقیاتی ادارہ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ منصوبے کے مطابق ترقیاتی ادارہ مقامی سروس کی صنعتوں کے لئے باسٹھ ایکڑ رقبہ اور سامان تیار کرنے والی صنعتوں کے لئے سات سو چالیس ایکڑ رقبہ کو ترقی دینا چاہتا ہے ادارہ ... دارالحکومت کی تعمیر کی رفتار کو تیز کرنے کی غرض سے مجوزہ دارالحکومت کے علاقہ میں تعمیراتی سامان تیار کرنے والی صنعتیں قائم کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ ادارہ کم وقت میں سامان تیار کرنے والی صنعتوں کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ کوششیں کرنا چاہتا ہے۔

توقع ہے کہ جو لوگ اسلام آباد کے علاقے میں اپنے کارخانے قائم کرنے کے لئے زمینیں حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں گے ادارہ انہیں مختلف رقبوں کے پلاٹ دو ماہ کے اندر مہیا کر سکے گا۔ اور صنعتوں کے لئے مخصوص علاقوں میں بجلی مہیا کرنے کی غرض سے اس وقت واپڈا سے بات چیت کر رہا ہے بے کار اراضی اور پانی کی بہم رسانی کے بارے میں بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

مسٹر بروہی پریکٹس کریں گے

نئی دہلی ۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اے کے بروہی ۲۵ مارچ کو اپنے عہدے کا چارج چھوڑ دیں گے خیال ہے آپ اسی روز اپنے اہل عیال کے ساتھ پاکستان روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر بروہی پریکٹس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کا استعفا حکومت نے گزشتہ ہفتے منظور کر لیا تھا۔

چھوٹے صارفین کو بجلی کی تقسیم

راولپنڈی ۷ مارچ۔ ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی زیر صدارت ایک اجلاس ہوگا جس میں ملک بھر میں چھوٹے صارفین کو بجلی کی تقسیم کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں بجلی وایندھن کی وزارت کے سیکرٹری مسٹر جی معین الدین، مشرقی اور مغربی پاکستان کی حکومتوں کے نمائندے دونوں صوبوں میں پانی و بجلی کے ترقیاتی اداروں کے نمائندے اور بعض الیکٹرک سپلائی کمپنیوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔

اعلان نکاح

میری چھوٹی ہمشیرہ خالدہ تسنیم صاحبہ کا نکاح مکرم محمد الطاف صدیقی آٹو موبائل انجینئر ابن مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ سے دو ہزار روپے حق مہر پر مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ سیالکوٹ نے ۲۷/۱/۶۱ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکات بنائے۔

مشتاق احمد خالد

خادم فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

احباب جماعت سے ضروری گذارش

- اخبار الفضل میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

- احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ یہ درخواست ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں اس طرح کسی بھی اعلان کی اشاعت نہیں کی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴